بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ
دفتر مجلس انصار اللہ بھارت
Office Of The Majlis Ansarullah Bharat
Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

جنگِ بدر کی تیاری کے حالات و واقعات اور آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی متضرعانہ دعاؤں کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جون 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، لندن (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سواد بن غزیہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عجیب اظہار کا واقعہ گذشتہ خطبے میں بیان ہوا تھا۔ اس حوالے سے مزید تفصیل اس طرح ہے کہ سواد اس جنگ میں فاتحانہ شان کے ساتھ لوٹے اور مشرکین میں سے ایک شخص خالد بن ہشام کو قیدی بھی بنایا۔ بعد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنگِ خیبر کے اموال جمع کرنے کے لیے عامل بھی بنایا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس واقعے کا ذکر یوں فرمایا ہے کہ رمضان ۲ ہجری کی ۱۷ تاریخ اور جمعے کا دن تھا۔ صبح سب سے پہلے نماز ادا کی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے موضوع پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر جب کچھ روشنی ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیر کی مدد سے مسلمانوں کی صفوں کو درست کرنا شروع کیا۔ ایک صحابی سواد نامی صف سے کچھ آگے نکلا کھڑا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر کے اشارے سے اسے پیچھے ہٹنے کو کہا۔ مگر اتفاق سے اس تیر کی لکڑی اس صحابی کے سینے پر جا لگی۔ اس صحابی نے جرأت کے انداز سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو اللہ تعالیٰ نے حق اور انصاف کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ مگر آپ نے مجھے ناحق تیر مارا ہے۔ واللہ! میں تو اس کا بدلہ لوں گا۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیک ہے سواد تم بھی مجھے تیر مار لو۔ یہ کہہ کر آپ نے اپنے سینے سے کپڑا اٹھا دیا۔ صحابہ پریشان تھے کہ سواد کو یہ کیا ہوا۔ سواد نے فرطِ محبت سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے کو چوم لیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے پوچھا کہ سواد یہ تمہیں کیا

سوجھی؟ سواد نے رقت بھری آواز میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دشمن سامنے ہے کچھ خبر نہیں کہ یہاں سے بچ کر جانا ملتا ہے کہ نہیں۔ میں نے چاہا کہ شہادت سے پہلے آپ کے جسمِ مبارک سے اپنا جسم چھو جاؤں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کو سیدھا کر لیا تو صحابہؓ کو فرمایا جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں دشمن پر حملہ نہ کرنا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک دشمن بالکل قریب نہ آجائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں جہاد اور صبر کی تلقین فرمائی۔ نیز فرمایا مصیبت کے وقت صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ پریشانیاں دور فرماتا ہے اور غموں سے نجات عطا فرماتا ہے۔ ایک جگہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ جو ہے اس کی تفصیل اس طرح بیان ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا میں تمہیں اس بات پر ابھارتا ہوں جس پر اللہ نے ابھارا ہے اور اس چیز سے تمہیں منع کرتا ہوں جس سے اس نے تمہیں منع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بزرگ و برتر ہے وہ تمہیں حق کا حکم دیتا ہے وہ سچائی کو پسند کرتا ہے وہ نیکوکاروں کو بلند مقامات عطا فرماتا ہے۔ سختی کے مقامات میں صبر ایسی چیز ہے جس سے اللہ غم کو دور کر دیتا ہے دکھ سے نجات دیتا ہے۔ صبر دکھانے کے ذریعہ آخرت میں نجات پاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کی ناراضگی تمہاری آپس کی ناراضگیوں کے مقابلے پر زیادہ بڑی تھی۔ اس چیز کی طرف دیکھو جس کا اس نے تمہیں کتاب میں حکم دیا ہے اور اس نے تمہیں اپنے نشانات دکھائے اور ذلت کے بعد تمہیں عزت بخشی۔ اللہ کا دامن مضبوطی سے تھام لو کہ وہ تم سے راضی ہو جائے۔ اس جگہ تم اپنے رب کی آزمائش پر پورا اترو۔ تم اس کی رحمت اور مغفرت کے مستحق ہو جاؤ گے جس کا اس نے تم سے وعدہ کیا ہے۔ اس کا وعدہ حق ہے اس کی بات سچ ہے اس کی سزا شدید ہے۔ میں اور تم لوگ اللہ کے ساتھ ہیں جو حی و قیوم ہے۔ ہم اس سے اپنی فتح کے لئے دعا کرتے ہیں اس کا دامن تھامتے ہیں اسی پر توکل کرتے ہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور مسلمانوں کو بخش دے۔

حضرت ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے روز صحابہؓ سے فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بنو ہاشم اور کچھ دوسرے لوگ مشرکین کے ساتھ مجبوراً آئے ہیں وہ ہم سے لڑنا نہیں چاہتے۔ پس تم میں سے جو کوئی بنو ہاشم کے کسی فرد سے ملے تو وہ اسے قتل نہ کرے۔ جو ابوالبختری سے ملے وہ اسے قتل نہ کرے۔ جو عباس بن عبد المطلب سے ملے وہ بھی انہیں قتل نہ کرے۔ اسی طرح بعض ایسے لوگ بھی اس لشکر میں شامل ہیں جنہوں نے مکہ میں ہماری مصیبت کے وقت میں ہم سے شریفانہ سلوک کیا تھا اور ہمارا فرض ہے کہ ان کے احسان کا بدلہ اتاریں۔ ان کی اس شرافت کی وجہ سے جو مکہ میں کرتے رہے مسلمانوں سے۔ پس اگر کسی ایسے شخص پر کوئی مسلمان غلبہ پائے تو اسے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔

ابو حذیفہ نے اس پر کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے بھائی بندوں کو تو قتل کریں لیکن عباس کو قتل نہ کریں۔ بعد میں حضرت ابو حذیفہ اپنی اس بات کو یاد کر کے بہت افسوس کیا کرتے اور کہتے کہ صرف شہادت ہی اس غلطی کا کفارہ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ابو حذیفہ جنگ یمامہ کے دن شہید ہو گئے۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان ہدایات کے بعد دوبارہ سائبان میں تشریف لے گئے اور دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ قبلے کی طرف رخ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے اپنے رب کو پکارتے رہے یہاں تک کہ آپ کی چادر کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابو بکرؓ آپ کے نزدیک تشریف لائے، آپ کی چادر اٹھائی اور دوبارہ کندھوں پر ڈال دی۔ پھر حضرت ابو بکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے سے چمٹ گئے اور عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے رب سے کی گئی یہ دعا کافی ہے۔ وہ آپ سے کیے گئے وعدے ضرور پورے فرمائے گا۔

جب کفار نے عام حملہ کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور بڑے اضطراب سے دعا کی کہ

اے میرے اللہ! اپنے وعدوں کو پورا کر۔ اے میرے مالک! اگر مسلمانوں کی یہ جماعت آج ہلاک ہو گئی تو دنیا میں تجھے پوجنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اس دعا کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر کرب کی حالت میں تھے کہ کبھی سجدے میں گر جاتے اور کبھی کھڑے ہو کر خدا کو پکارتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بار بار کافروں پر فتح پانے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ مگر جب بدر کی لڑائی شروع ہوئی، جو اسلام کی پہلی لڑائی تھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رونا اور دعا کرنا شروع کیا اور روتے روتے یہ الفاظ آپ کی زبان سے نکلے کہ اے میرے خدا! اگر آج تُو نے اس جماعت کو جو صرف تین سَو تیرہ آدمی تھے، ہلاک کر دیا تو پھر قیامت تک کوئی تیری بندگی نہیں کرے گا۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سائبان میں دعا کر رہے تھے تو آپ پر اونگھ طاری ہوئی پھر یکایک بیدار ہوئے اور فرمایا اے ابو بکر! خوش ہو جاؤ! تمہارے پروردگار کی مدد آ گئی ہے۔ یہ دیکھو جبرائیل اپنے گھوڑے کی باگ تھامے اسے چلاتے چلے آرہے ہیں۔ اس کے پاؤں پر غبار کے نشان ہیں۔

میدان بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر بن العوام کو میمنہ پر، مقداد بن عمرو کو میسرہ پر، قیس کو پیادہ فوج پر افسر مقرر کیا۔ لشکر کی امامت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں تھی، آپ اگلی صفوں میں تھے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ ہم

جنگ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آڑ لیتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دشمن کے قریب تر تھے۔ سب مجاہدین سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کرنے والے تھے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ جب فوجیں بالکل آمنے سامنے آگئیں تو یہ قدرت الٰہی کا عجیب تماشا ہے کہ اس وقت لشکر کے کھڑے ہونے کی ترتیب ایسی تھی کہ اسلامی لشکر قریش کو دوگنا نظر آتا تھا۔ جبکہ دوسری طرف قریش کا لشکر مسلمانوں کو اپنی اصلی تعداد سے کم دکھائی دیتا تھا۔ رؤسائے قریش نے عمیر بن وہب کو اس مقصد سے بھیجا کہ وہ مسلمانوں کے لشکر کا صحیح اندازہ لگا سکے۔ عمیر پر مسلمانوں کا ایسا جلال اور رعب طاری ہوا کہ وہ سخت مایوس ہو کر کفار کی طرف لوٹا اور قریش کو مخاطب کر کے کہا کہ

اے معشر قریش! میں نے دیکھا ہے کہ مسلمانوں کے لشکر میں اونٹنیوں نے اپنے اوپر آدمیوں کو نہیں، بلکہ موتوں کو اٹھایا ہوا ہے۔ قریش نے جب یہ سنا تو ان میں بے چینی پھیل گئی۔

حکیم بن حزام نے یہ بات سنی تو عتبہ بن ربیعہ کے پاس آیا اور عتبہ کو واپس چلنے کا مشورہ دیا۔ عتبہ تو خود ڈرا ہوا تھا اس نے یہ رائے پسند کی اور حکیم کو کہا کہ ہم اور مسلمان آپس میں رشتے دار ہی تو ہیں۔ کیا یہ اچھا لگتا ہے کہ بھائی بھائی پر تلوار اٹھائے۔ پس تم ابو جہل کے پاس جاؤ اور اس کے سامنے یہ تجویز پیش کرو۔ جب حکیم بن حزام نے ابو جہل کے سامنے یہ تجویز پیش کی تو وہ جھٹ بولا اچھا اچھا! اب عتبہ کو اپنے سامنے اپنے رشتے دار نظر آنے لگے ہیں۔ پھر ابو جہل نے حکمتِ عملی کے ساتھ اس تجویز کو ایسے رد کیا کہ لشکرِ کفار کے سینوں میں عداوت کے شعلے بلند ہو گئے اور جنگ کی بھٹی اپنے پورے زور سے دہکنے لگی۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے فرمایا کہ جنگ شروع ہونے کی بقیہ تفصیل آئندہ بیان ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ أَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔